رمضان المبارک اور قرآنِ کریم

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

عزیزانِ محترم! اللہ تعالی نے ہم پر بہت بڑا انعام فرمایا کہ اس نے ہمیں رمضان کا مہینہ عطا فرمایا، یہ مبارک مہینہ نیکیوں اور بھلائیوں کا موسم ہے، اس میں ہم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، اس ماہِ مبارک میں مَولی تعالی ہمارے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، اس ماہِ مبارک میں قرآنِ کریم نازل ہوا، پروردگارِ عالم جَلّ جَلالُہ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾[1] "یہ برکت والی کتاب ہم نے اُتاری، تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو؛ کہ تم پر رحم ہو"۔

---

(١) پ٨، الأنعام: ١٥٥.

برادرانِ اسلام! ماہِ رمضان میں کثرت سے تلاوت وعبادت کرنی چاہیے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اس قدر عبادت فرماتے کہ پاؤں مبارک پر وَرم آجاتا، تمام رات نماز پڑھا کرتے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿طٰهٰ﴾ مَآ أَنْزَلْنا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى﴾(۱) "اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں اُتارا کہ تم مشقت میں پڑجاؤ"۔

عزیز دوستو! تلاوتِ قرآن وذکرواَذکار سے دل کے بند دروازے کھل جاتے ہیں، دلوں کو چین وسکون نصیب ہوتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِؕ أَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾(۲) "وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سُن لو! اللہ کی یاد میں ہی دلوں کا چین ہے"۔ لہذا ہمیں اس مبارک مہینے میں قرآنِ کریم سے لَو لگائے رکھنا ہے، اپنا تعلق ہمیشہ کے لیے قرآن سے مظبوط کرنا ہے۔

عزیزانِ محترم! روزہ اور قرآنِ کریم کا ایک خوبصورت تعلق یہ بھی ہے کہ روزہ انسان کی جان وصحت کے تزکیہ وعمدگی کا ایک بہترین ذریعہ ہے، جبکہ قرآنِ کریم دل کو تازگی بخشتا اور فکر کو اُجاگر کرتا ہے، قرآنِ کریم تلاوت کرنے والے کو اس کے عظیم مَعانی اور معرفت تک رَسائی حاصل کرنی چاہیے، اللہ تعالی نے ہمیں قرآنِ

---

(۱) پ١٦، طه: ١، ٢.

(۲) پ١٣، الرعد: ٢٨.

پاک کی تلاوت کرنے، اس کے مَعانی سمجھنے، اور اس میں غور وفکر کرکے اس سے قیمتی موتی چننے کا حکم فرمایا ہے؛ تاکہ ہم اس عظمت والی کتاب کے نزول کا مقصد حاصل کر سکیں، الله تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿كِتٰبٌ أَنزَلْنٰهُ إِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْآ اٰيٰتِه وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُو الأَلْبَابِ﴾[1] "یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری برکت والی؛ تاکہ اس کی آیتوں کو سوچیں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں"۔ قرآنِ مجید شبِ قدر میں لَوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا، پھر وہاں سے رفتہ رفتہ تقریبًا ۲۳ سال کے عرصہ میں حضورِ اکرم ﷺ کے قلبِ اَطہر پر اُترا، خالقِ کائنات جلّ جلالہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾[2] "رمضان کے مہینے میں لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے قرآنِ کریم اُترا، اور فیصلے کی رَوشن باتیں اُتریں"۔

محترم بھائیو! قرآنِ کریم ماہِ رمضان میں نازل ہوا، نُزولِ قرآن سے متعلق ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾[3] "یقیناً ہم نے اسے شبِ قدر میں اُتارا" یعنی شبِ قدر میں لَوحِ محفوظ سے آسمانِ اوّل کے بیتُ العزّت کی طرف قرآنِ کریم کا نُزول ہوا۔ دوسری جگہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِي

---

(۱) پ۲۳، ص: ۲۹.

(۲) پ۲، البقرة: ۱۸۵.

(۳) پ۳۰، القَدر: ۱.

لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ﴾[1] "یقیناً ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اُتارا، یقیناً ہم ڈر سنانے والے ہیں"، "اس برکت والی رات سے مراد شبِ قدر ہے، اس رات میں پورا قرآن لَوحِ محفوظ سے یکبارگی آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا، پھر وہاں سے تئیس ۲۳ برس کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا حضورِ اکرم ﷺ کے قلبِ اَطہر پر اُترا۔ اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جس رات قرآنِ کریم اُترا وہ رات بھی مُبارک ہے"[2]۔

جانِ برادر! رمضان اور قرآن لوگوں کے لیے ہدایت ہیں، اور اہلِ ایمان واہلِ تقوی کے لیے برکت ورحمت اور درَجات کی بلندی کا سبب ہیں، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ﴾[3] "وہ بلند رُتبہ کتاب قرآن جس میں کوئی شک کی جگہ نہیں، اس میں ہدایت ہے خوفِ خدا والوں کے لیے"۔

عزیزانِ محترم! رمضان المبارک میں اعمالِ صالحہ کی کثرت کرنی ہے؛ تاکہ اس کی برکتوں سے مستفید ہوسکیں، یہ مبارک مہینہ نیکیوں اور بھلائیوں کا مَوسم ہے، اس ماہِ مبارک میں ہم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا

---

(۱) پ ۲۵، الدُّخان: ۳.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص ۷۹۰ ملتقطاً۔

(۳) پ ۱، البقرة: ۲.

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض ہوئے؛ تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے!"۔

جس مسلمان نے ماہِ رمضان کے روزے تقوی و پرہیزگاری کے ساتھ پورے کیے، قرآنِ کریم سمجھ کر پڑھا، اس میں غور وفکر کیا، اور زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق گزاری، تو یقیناً دنیا وآخرت کی کامیابی اس کا مقدّر ہے، جب اس دارِ فانی سے کوچ کرے گا تو خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ اسے انعام واِکرام سے نوازے گا، جس کا ذکر اللہ تعالی یوں بیان فرمایا: ﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ﴾[2] "یقیناً خوفِ خدا والوں کے لیے ان کے رب تعالی کے پاس چین وآرام کے باغ ہیں"۔ اس ماہِ مبارک میں تلاوتِ قرآن، صدقہ، خیرات اور قیامُ اللیل کے لیے دل مائل ہو جاتا ہے، اس ماہِ مبارک میں مَولیٰ تعالیٰ ہمارے گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، لہذا جتنا زیادہ ہوسکے تلاوتِ قرآن کی کثرت کر کے برکتوں کو سمیٹنا ہے، پروردگارِ عالَم جَلَّ جَلالُہ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾[3] "قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اُتنا پڑھو"۔

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۸۳.

(۲) پ۲۹، القلم: ۳٤.

(۳) پ۲۹، المزمل: ۲۰.

عزیزانِ گرامی! قرآنِ کریم وہ یکتا وعالی شان کتاب ہے جس کے ایک حرف پڑھنے پر دس ۱۰ نیکیاں ملتی ہیں، حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا، لاَ أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَلاَمٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ»[1] "جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس عوض ایک نیکی ہے، اور ایک نیکی کا ثواب دس ۱۰ گنا ہوتا ہے، میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے"۔

تلاوتِ قرآن سے دلوں کو سکون ملتا ہے، رحمتیں نازل ہوتی ہیں، قرآن سے شفاء نصیب ہوتی ہے، دُکھ درد اور غم دُور ہوتے ہیں، خالقِ کائنات جل جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾[2] "ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شِفا ورحمت ہے"۔

---

(۱) "جَامع الترمذي" أبوابُ فضائل القرآن، ر: ۲۹۱۰.

(۲) پ۱۵، بني اسرآءيل: ۸۲.

اللہ کے حبیب ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ؛ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعاً لأَصْحَابِهِ»[1] "قرآن پڑھو؛اس لیے کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا"۔

عزیزانِ محترم! رمضان المبارک کا مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے، اس نے ہمیں ایک قیمتی سرمایہ مہیا کیا ہے، لہذا ہم سب کو چاہیے کہ اس عظیم مہینے، مہربان مہمان کو کچھ پیش کیا جائے، جسے اللہ تعالی نے اعمالِ صالحہ، عبادات اور ثواب کی صورت میں فضائل اور درجات کی بلندی سے انفرادی حیثیت دی ہے، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، فَرَضَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، للهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ»[2] "تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آگیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، اس میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، اس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، تو جواِس کی بھلائی سے محروم رہا وہ یقیناً محروم ہے"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب فضائل القرآن وما يتعلّق به، ر: ١٨٧٤، صـ٣٢٥.

(٢) "سنن النَّسائي" كتاب الصيام، ر: ٢١٠٢، الجزء الرابع، صـ١٣١، ١٣٢.

محترم بھائیو! روزہ ایک بہت بڑی عبادت اور اعمالِ صالحہ میں سے ایک عظیم عمل ہے، اس کی برکت سے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه»[1] "جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیّت سے رمضان کے روزے رکھے، اُس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں"۔

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تعالی نے روزے کو اپنی طرف منسوب کر کے اسے ایک خاص اَہمیت عطا فرمائی ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: «قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلاَّ الصِّيَامَ؛ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِه»[2] "اللہ تعالی نے فرمایا: روزے کے سِوا انسان کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"۔

اے اللہ! ہمیں قرآن وسنّت کے مطابق روزہ رکھنے اور اس ماہِ مقدّس کے فیوض وبرکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے، کثرت سے تلاوتِ قرآن کی توفیق عطا فرما، اپنے فضل وکرم سے رزقِ حلال میں برکت وپاکیزگی عطا فرما، ہمیں عملِ صالح کی توفیق اور شکر کی دَولت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۳۸، صـ۹.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب الصوم، ر: ۱۹۰٤، صـ۳۰٦.

قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا۔

اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.